An International Journal of
ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES

PAKISTAN ISLAMICUS
(An International Journal of Islamic and Social Sciences)
Volume: 04, Issue: 03, July–September 2024, Pages: 120-134
Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Publisher Website: https://www.mircpk.net

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی علمی خدمات: ایک تحقیقی مطالعہ

THE SCHOLARLY CONTRIBUTIONS OF HAZRAT MAKHDOOM JAHANIYAN JAHANGASHT: A RESEARCH STUDY

***Ghazanfar Ali Hussain**[1]**, Dr Muhammad Shafiq Anjum**[2]

[1] PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan.
[2] Assistant Professor, Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan.

HEC "Y" Category
HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received: August 07, 2024
Revised: September 01, 2024
Accepted: September 04, 2024
Available Online: September 06, 2024

Keywords:

Sufi Teachings
Sharia and Spirituality
Islamic Mysticism (Tasawwuf)
Hadith and Jurisprudence
Makhdoom Jahaniyan's Legacy

Funding:

This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

This Paper explores the intellectual and spiritual legacy of Hazrat Makhdoom Jahaniyan Jahangasht, a prominent Sufi scholar of his time. His life was marked by unwavering dedication to guiding others, blending Sharia and Tariqat (spiritual path) into a cohesive framework. His hospice served as a hub for diverse visitors, including scholars, rulers, and laypeople, all seeking his wisdom.
Makhdoom Jahaniyan's teachings emphasized strict adherence to Islamic law and Prophetic traditions, rejecting deviations. He resolved theological and jurisprudential queries, such as rulings on fasting and divorce, with profound insight. His works, like Siraj al-Hidaya and Khazana Jalali, elaborated on Hadith, jurisprudence, and daily ethics, including dietary benefits.
He attracted disciples globally, from Shiraz to Bukhara, and upheld the superiority of the Indian subcontinent in spiritual significance. His critiques of ignorance, oppression, and hypocrisy underscored his commitment to ethical scholarship. The Paper also highlights his reverence for the Prophet's companions and the integration of scholarly and spiritual disciplines.

***Corresponding Author's Email:** dewanga1122@gmail.com

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی تمام زندگی رشد وہدایت سے عبارت ہے سفر وحضر میں رشد وہدایت کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا۔ ادویہ کی خانقاہ میں مریدین وطالبین کا کثیر جمع رہتا طول وعرض سے لوگ آتے اور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے فیض یاب ہوتے عوام خواص، امراء، وزراء اور سلاطین سب ہی حاضر ہوتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ ہر مذہب کے لوگ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے ہاں اپنی حاضری کو فخر محسوس کرتے[1] اور فیض حاصل کرتے تھے۔ علمائے دین اور مشائخ کرام بھی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں پہنچتے اور مختلف مسائل شریعت وتصوف کا حل حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے فرماتے تھے۔ اللہ المنظوم میں ایک مجلس کا ذکر ہے جس میں تقریباً ۲۹ حضرات موجود تھے، ان میں بعض بڑے بڑے نامور علماء تھے۔[2]

ایک موقع پر ایک عزیز دانش مند نے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد متصل روزہ رکھنا کیسا ہے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے جواب باصواب دیا۔ جس سے وہ دانشمند مطمئن ہو گیا۔[3] ایک دانشمند نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میری عورت کو تین طلاقیں ہوں اگر میں گھر میں آوں ایسی صورت میں وہ کیا

کرے، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے ایسا حل بتایا کہ اس کی شکل روح ہو گئی، حالانکہ وہ مختلف علما سے ہی کہ پوچھ چکا تھا۔[4] ایک اور دانش مند نے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے دریافت کیا کہ

من ليس له شيخ نشيخه الشيطان۔	یعنی جس کا کوئی شیخ نہیں تو اس کا شیخ شیطان ہے۔

اس کے بارے ہیں حضرت کی کیارائے ہے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ، مراد اس سے یہی سلسلہ بیعت ہے جو کہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ اور تابعین کا ہے۔

قولہ تعالیٰ:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْۚ	یعنی بیشک جو لوگ کہ اے محمد ﷺ تم سے بیعت کرتے ہیں تو وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں قدرت اللہ کی ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے[5]

مولانا حسام الدین حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت شیخ المشائخ شیخ شہاب الدین سہر وردی کے اوراد و ظائف پڑھتے تھے۔[6] اسی درمیان میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک تقریب البلوغ لڑکا حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے پاس معیت کے لئے آیا حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے اس سے پوچھا کہ سر دیوں کا خرقہ پہنے گا یا چشتیوں کا اس نے ہندی زبان میں جواب دیا کیونکہ وہ فاری نہیں جانتا تھا اس نے کہا کہ اس سلسلے میں بیعت کیجئے جس کے اوراد بڑے ہوں ہیں سہر وردی سلسلہ میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے بیعت کیا۔ ایک مرتبہ چند دانش مند حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ختم تراویح کا مسئلہ دریافت کیا۔[7] چند علمار جو صاحب انتشار تھے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے ذکر کی تلقین حاصل کی۔[8]

ایک روز قاضی ابراہیم اپنے فرزندوں اور دوستوں کے ہمراہ آئے اور شیخ علاء الدین علی (مرتب جامع العلوم) کے ساتھ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں حاضر ہوئے، قاضی ابراہیم سلسلہ چشتیہ میں بیعت تھے، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے ہدایت فرمائی کہ علم پڑھو اور آخر شب کو عبادت کرو تہجد ادا کرو اور سونے کے وقت تین بار ادا استغفار بعد آمن الرسول کے پڑھتے ہو۔ انشاء اللہ ساری آنتوں سے بچے رہو گے۔ شیخ علاء الدین علی دہلی ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ روز عاشورہ کو بد اشراق کے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے دو رکعت نماز باجماعت ادا کی۔ جس طرح کہ اوراد میں ہے اور باقی تنہا ادا کی علم فقہا امراء وزرا اور اتنی مخلوق آگئی کہ گھر کا تمام صحن بھر گیا اور جگہ نہ رہی۔[9] مخلوق کی کثرت کے سلسلے میں ایک دوسری جگہ تحریر ہے۔

یہ فقیر (علاء الدین علی) خدمت میں اس امیر (حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت جہانیاں جہاں گشت) کے حاضر تھا، زائرین کثیر کا ہجوم اور انبوہ خلق تھا لڑایا الشہیرة انتہ یعنی مشہور ہو جانا ایک آنت ہے اس زمانہ میں پہاڑ اختیار کرنا چاہیئے کہ تنہا ہیں۔

"ایک عزیز نے پوچھا کہ اقامت جماعت وجمعہ فوت ہو جائے گی، جواب فرمایا کہ جو کوئی بصدق یعنی سچے طور پر باہر آئے گا تو ابدال آئیں گے، پانچوں وقت اس کی جماعت کے واسطے حاضر ہوں گے اور جمعہ تو اس پڑا جب ہی نہیں ہے۔ اس لئے کہ شہر سے دور ہے۔"[10]

اس طرح اکثر درویش حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں حصول فیض کے لئے حاضر ہوتے تھے۔[11] حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ایک روز

دہلی کی مسجد میں نماز ادا فرمارہے تھے، موذن نے اللہ اکبر کی بجائے "اکبار" کہا۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے تنبیہ فرمائی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ کوشک شکار دلایت سند ھادی رملتان میں کیا مجال کہ کوئی اکبار کہ سکے۔ دعا گو (حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت) نے سب کو منع کر دیا ہے۔[12] حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سندھی وہندی میں بھی گفتگو کرتے تھے اور حسب ضرورت ان زبانوں میں تلقین و تبلیغ بھی فرماتے تھے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی مجلس رشد وہدایت خاص طور سے تہجد کے بعد منعقد ہوتی تھی۔ اس مجلس میں عام طور سے مریدین حاضر خدمت ہوتے تھے، تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کے مسائل کا درس دبیان ہوتا تھا۔ یا پھر صبح میں اشراق کے بعد لوگ حاضر خدمت ہوئے اور فیض حاصل کرتے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے علوم و معارف اور رشیدہ ہدایت کا اندازہ ان کے ملفوظات سے ہو سکتا ہے، جان اعلام ال المومن ترجمہ حفظ المحدود عالم ملک و نو عالم ومالک دونوں کے لئے یکساں طور پر مفید ہے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہے اس مجموعہ کے متعلق ایک موقع پر عرب جامع العلوم شیخ علاء الدین علی سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ملفوظات کا مجموعہ بہت اچھا ہو گیا ہے تجھے چاہیئے کہ میرے مریدوں اور معتقدوں میں سے اصحاب دول کو پہنچانے میں تقصیر نہ کرے تاکہ جن لوگوں نے میری صحبت نہیں کی ہے ان کو یہی کافی ہو جائے تو نے بہت زحمت دیکھی ہے، خدا تجھ پر رحمت کرے۔[13]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے دوسرے مجموعہ ملفوظات "سراج الہدایہ" میں احادیث نبوی کی تشریح فقہی مسائل کی تفریح انبیاء کے تھے اور اوروظائف کی تفصیلات کے علاوہ روز مرہ کی ضروریات کے متعلق بھی بہت سی مفید معلومات ملتی ہیں، مثلاً ایک باب میں چاول گندم خرما، انگور، امرود، تربوز، انار اسپنول، ملیلہ کشمش، پیاز، گوشت، بیضہ مرغ، سرکہ دودھ وغیرہ کے فوائد بیان کئے ہیں۔ یہی حال حضرت کے دوسرے ملفوظات جواہر جلالی، خزانہ جلالی، منظور جلالی کا ہے ان تمام ملفوظات میں شریعیت کی تشریح بڑے اچھے انداز میں کی گئی ہے۔

دیار وامصار سے طالبین کی آمد

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے حضور یں نہ صرف برصغیر ہند پاکستان کے لوگ حاضر خدمت ہو کر دشد وہدایت اور فیض وبرکت حاصل کرتے تھے۔ بلکہ بیرون ملک سے کثیر تعداد میں لوگ حصول تعلیم و تلقین کے لئے حاضر خدمت ہوتے تھے۔

ایک مرتبہ شیراز کے حفاظ کی ایک جماعت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خانقاہ میں پہنچی اور ان حفاظ نے قرآن کریم کی پانچ آیتیں پڑھیں اور پھر چند اشعار بھی پڑھے یاران مجلس کو رقت دل کا ہوا، مولانا تاج الدین نے نعرہ مارا اور گر پڑے، ہاتھ پاؤں مارنے لگے اور منہ سے کف نکلتا تھا، یاران مجلس نے ان کو پکڑ لیا حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے ان کے حق میں دعا فرمائی اور حفاظ کی تعریف کی اور فرمایا کہ کتب فتاد کی میں ہے کہ امامت کے لئے خوش خواں کی بجائے درست خواں ہونا چاہیئے اور پھر شربت کا گھڑا منگایا اور ایک پیالہ ہر ایک کو مرحمت فرمایا۔[14]

فخر الدین ترندی کے شرف بیعت اور حصول خرقہ کا واقعہ الدر المنظوم میں اس طرح تحریر ہے کہ وہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں پہنچے اور بہت روئے تھوڑی دیر کے بعد تسکین ہوئی جضرت مخروم نے نام ومقام اور مقصد آمد دریافت فرمایا۔ فخر الدین نے کہا کہ میں مجاورت کعبہ سے آیا ہوں اور میرا نام فخر الدین ہے۔ ترند میں پیدا ہوا ہوں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے وہاں کے مشائخ کے متعلق پوچھا تو فخر الدین نے جواب دیا کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے مرتبہ کا کوئی نہیں ہے، مشغول لوگ بہت ہیں، اس کے بعد فخر الدین. مرید ہوئے اور سو آدمیوں کے واسطے خرقہ طلب کیا کہ انہوں نے التماس کیا

ہے، اس کے بعد حضرت محروم نے اپنے سر مبارک پر دستار باندھی اور وہی دستار فخر الدین کے سر پر باندھ دی اس کے بعد منشیوں سے فرمایا کہ بادشاہ کے نام ایک خط تحریر کرو کہ وہاں جو خانقاہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے نام سے بنائی گئی ہے اس کا انتظام فخر الدین ترندی کو دیدیا جائے، فخر الدین ترندی کچھ دن حاضر خدمت رہے۔[15] گازمین کے مشہور بزرگ حضرت شیخ المشائخ امین الدین کے پوتے جو بہت بڑے عالم اور اعظ تھے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی زیارت کے لئے ادرج تشریف لائے جب معلوم ہوا کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت دہلی تشریف لے گئے ہیں تو دہلی حاضر خدمت ہوئے اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔[16] ایک موقع پر شرفائے عراق حاضر خدمت ہوئے اور ایک قطعہ جاسکے گا نذر کیا اور کہا کہ ہم لوگ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ حضرت نے ان کا اکرام کیا اور ان کے لئے شہر سنی منگوائی اور یہ ارشاد فرمایا۔

مَنْ زَارَ حَيّاً وَلَمْ يَذُدْ مِنْهُ شَيْئاً، فَكَأَنَّمَا زَارَ مَيْتاً	یعنی جو شخص کہ کسی زندہ آدمی کی ملاقات کرے اور اس سے کوئی چیز نہ دیکھے تو اس نے گویا کسی مردے کی زیارت کی۔

اس کے بعد فرمایا کہ تم کو دونوں ذوق حاصل ہو گئے، ذوق معنوی تو یہ ہے کہ تم نے عوارف کا سبق سنا اور ذوق صوری یہ حاصل ہوا کہ تم نے شیرینی کھائی اور پھر تبسم فرمایا۔[17] جب حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت دہلی میں مقیم تھے تو حدود بخارا سے شیخ زادہ معظم حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے پاس حاضر ہوئے حسرت نے تعظیم و کریم کی اور پوچھا کہ کس لئے آئے ہو، شیخ زادہ نے جواب دیا کہ حضرت مخدوم کی قدمبوسی اور تربیت کے لیے حاضر ہوا ہوں، حضرت نے مشورہ دیا کہ اول شیخ الاسلام کے پاس جاؤ مگر شیخ زادہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے حدود ہی میں اترے اور وہیں قیام کیا۔[18] شیخ فخر الدین گازرونی اسکازرون سے آئے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں ایک مدت تک رہے جب رخصت ہوئے تو حضرت نے فخر الدین گازرونی کو سفر خرچ کے لئے پانچ سو تنکے دیئے۔[19]

پیروی شریعت واتباع سنت

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت اپنے دور کے ممتاز شیخ طریقت تھے، مریدین دطالبین کو تربیت فرماتے اور ہمیشہ شریعت کی پابندی مد نظر رہتی ہر بات میں حضرت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی سنت کا خیال رکھتے۔ مراۃ الاسرار میں ہے۔[20]

"در جمیع امور صوری دھنوی قدم بہ قدم حضرت رسالت پناہی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم می رفت "

اس اتباع سنت کا نتیجہ تھا کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بارگاہ رسالت میں مقبول تھے خود حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے لکھا ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے چند حدیثیں بلاواسطہ سنیں۔[21] حضرت محروم نے ہمیشہ مشروع کپڑوں کے متعلق استفسار فرمایا۔ شہزادہ مبارک کو غیر مشروع کپڑوں پر تنبیہ فرمائی، سردیوں میں اتباع سنت کے خیال سے گرم گوش ٹوپی استعمال فرماتے۔[22] دستار کی لمبائی ہمیشہ گزوں میں طاق عدد ہوتی جو سنت ہے۔[23]

بچوں کا نام رکھتے وقت حضرت محدوم ہمیشہ ان ناموں کو ترجیح دیتے جن کا احادیث میں حکم آیا ہے۔[24] ہمیشہ بچوں کو وہ دعائیں دیتے جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اکثر بچوں کو دی ہیں پانی تین سانسوں میں نوش فرماتے کہ یہ سنت ہے۔[25] اتباع سنت کے خیال سے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت جنگل سے کٹریاں خود چن کر لایا کرتے تھے۔[26] حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت درد لیشوں کو نصیحت فرمایا کرتے کہ شریعت کا علم پڑھو بدعت سے بچو اور سنت پر عمل کرو۔[27]

جب حدیث کا درس دیتے تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت دو زانو بھتے کیونکہ یہ بات آداب تدریس میں ہے۔[28] حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے پاس

فتوح بکثرت آتی تھی مگر رات تک کچھ باقی نہیں رہتا تھا۔ یہاں تک کہ پانی بھی نہیں بچتا تھا۔ بارہا قرض لے کر کام چلایا گیا۔[29]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا ارشاد ہے کہ ہر سالک کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا چاہئیے کہ اس سے قرب د محویت حاصل ہو گی قلندروں کی وضع کو بدعت وضلالت بتایا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرتا ہے۔

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله۔- حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی مجالس میں ہمیشہ درس حدیث جاری رہتا صحاح ستہ مشکوۃ مصابیح اور مشارق الانوار کا باقاعدہ درس ہوتا، عوارف المعارف کے اسباق کی تشریح ہمیشہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کی جاتی۔ نماز پنجگانہ، تہجد، اشراق، چاشت روزہ تراریح، سحری، شب قدر طعام معرض ان جملہ معاملات میں ہمیشہ اتباع سنت کا خیال رہتا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا ارشاد ہے کہ جو شخص گفتار و کردار ورفتار میں متبع سنت نہیں ہے وہ دلی نہیں ہے اور فرماتے ہیں کہ سنت کی احتیاط ایسی کرنی چاہئیے کہ موت کی حالت میں بھی سنت کے اتباع میں کمی نہ ہو۔[30] حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت اتباع سنت پر ہمیشہ زور دیتے اور ان آیات راحادیث کا اکثر وعظ نڑتے، جن میں اتباع دفضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔[31]

ایک مرتبہ نمایا کہ خانہ کعبہ کی راہ بہت دور ہے، ایس جو شخص خانہ کعبہ کی زیارت کرے وہ اللہ تعالی کے لئے کرے ایسی صورت میں وہ خدا کے مقربین میں سے ہو جاتا ہے اور جو نفس کے لئے زیارت کرتا ہے وہ خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو ذکر کیا جائے وہ خدا کی دوستی کے لئے ہو نفس کے لئے نہ ہو مجاہدہ کی تشریح کرتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا کہ مجاہدہ نفس کو لذائذ سے روکتا ہے، لذائذ میں کھانے پینے، پہنے سننے اور دیکھنے کی چیزیں اور عورتیں بھی شامل ہیں۔[32]

ایک مرتبہ فرمایا ان تین طرح لوگوں سے محترز رہنا چاہیے۔

- جابر، جو حق سے غافل ہیں اور جہر د معصیت کرتے ہیں۔
- ایسے عالم، جو علم دنیا کے حصول کے واسطے پڑھتے ہیں۔
- کمبل پوش جاہل، جو دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں۔[33]

ایک موقع پر کسی مرید نے حضرت محروم کو قطب عالم الشیخ الشیوخ اور سید السادات کہا تو آپ نے اس کو منع کیا اور کہا کہ گدائے عالم کہو۔[34]

ایک شخص حج کو گیا واپس آنے کے بعد تعریف کی اور شہرت دی تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ عبادت کا اخطار بہتر ہے۔[35]

ایک موقع پر فرمایا جس وقت قرآن کی سورت پڑھو تو اعوذ اور بسم اللہ پہلے پڑھو۔[36] جب قرآن کریم با تفسیر کا مطالعہ کر د تو تعظیم کر دیہ نہیں کہ جب ذکر یا عبادت سے تھک گئے تو اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کرنی شروع کر دی، یہ تو ایسا ہوا جیسے کوئی سیر و تفریح کو جائے۔[37]

فرمایا عالم بغیر عمل کے جاہل ہے اور جو عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ شیطان کا مسخرہ ہے۔[38] ایک مرتبہ مخدوم نے فرمایا۔[39]

علی الادرام باید سہ نفس خود را نصیحت گر باشد تا سعادت ھر دو جہاں یا بر دست پیغمبر علیہ السلام متابعت کند تا سعادت دگر است سرمدی یابد	(سالک کو) چاہیے کہ ہمیشہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہے دونوں جہاں کی نیک بختی حاصل ہو۔ پیغمبر علیہ السلام کی سنت کی پیروی کرے تا کہ سرمدی سعادت دکرارت حاصل ہو۔

سماع

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سماع کے متعلق سخت احتیاط فرماتے تھے اور مشروط طور پر اس کی اجازدیتے تھے ایک مرتبہ چند تر ال مخدوم کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور کچھ اشعار پڑھے جب تالیاں سجانی چاہیں تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے منع کر دیا اور سنڈیا کہ چاروں (فقہی مذاہب میں منع ہے۔ایک جگہ ارشاد ہے کہ سماع میں اختلاف ہے اس شخص کے لئے مباح ہے جو اس کی اہلیت رکھتا ہے۔ السماع لاھلہ مباح۔[40]

ایک مجلس میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت پہنچے وہاں کچھ قوال گا رہے تھے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے درج ذیل اشعار پڑھنے کے لئے کہا۔[41]

ہنمائے لقائے خود مہجور	مشتاق توام نہ طالب حور
من عاشق در وستم بہ فردوس	من تشنہ ساتیم: کانور
شیدائے تو ہر کجا کہ عاقل	رسوائے تو ہر کجا کہ مستور
گرمے کشی بکش بیکبار	تاچند زخویش داریم دور

ایک موقع پر ایک عزیز نے پوچھا کہ سماع کس سبب سے منع ہے۔ آنحضرت ﷺ سے تو مروی ہے کہ آپ نے دو بیتیں رباعی کی سنی ہیں۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے انڈیا کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے غیر صحیح ہے بطریق احتمال اور احتمال کا ترک کرنا واجب ہے اور فرمایا ہاتھ پر ہاتھ نہیں مارا ہے۔[42]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے حضور میں ایک شخص گانے بجانے لگا تو نڈیا کہ منع کر د درست نہیں ہے جس وقت گانے والے پہنچے تو ان کو بھی منع کر دیا، جب وہ گانے لگے تو ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔[43]

ایک عزیز کے سوال کے جواب میں حضرت مخدوم جہانیاں نے فرمایا کہ مزامیر کا بجانا اور اس کا سننا گناہ ہے اور طبل کا بجانا بھی گناہ ہے۔ مگر لڑائی اور قافلہ میں اجازت ہے، اسی طرح دف کا بجانا بھی روا نہیں ہے۔ مگر نکاح کے وقت درست ہے، البتہ قضاۃ، ائمہ اور صاحب اخبار حضرات کے حق میں یہ بھی منع ہے۔[44]

شریعت وطریقت

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت شریعت و طریقت کو کبھی جداگانہ حلقوں میں تقسیم نہ کرتے تھے، طریقت عین شریعت ہے۔ بغیر شریعت کی پابندی کے طریقیت کوئی چیز نہیں ہے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نڑتے ہیں کہ طریقت سالک کے واسطے ایک سیدھی راہ ہے، شریعت سے نکالی گئی ہے جیسے کسی چیز کا منتر اور خلاصہ کھینچ لیتے ہیں۔ مثلاً گیہوں سے میدہ نکالتے ہیں کہ میدہ کی اصل وہی گیہوں ہے، شریعت توحید و معاملات کا بیان ہے اور طریقت معاملات کی تحقیق کا طلب کرنا ہے۔ طریقت وصاف باطن یعنی صفائی ضمیر و تہذیب اخلاق کے ساتھ اعمال ظاہر کا آراستہ کرنا ہے۔

سالک کو ان چوبیس بالتوں یعینی رغبت دنیا، ہوا، ریا، جفا، شرک خفی حسد عسل بخش، غضب بغض، کینہ خصومت تکبر الحب، حرص، رغبت، طمع، منزلت، ریاست، شرکت، جاہ قبول اور ثنا سے علیحدہ رہنا چاہیئے، ایک دوسرے مقام پر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کپڑے کو نجاست سے اور بدن کو معصیت سے محفوظ رکھنا شریعت اور دل کو کدورت بشریت سے محفوظ رکھنا طریقت اور فراخدلی سے دل کو محفوظ رکھنا حقیقت ہے۔ منہ قبلہ کی طرف لانا شریعت اور حق کی طرف رکھنا طریقت اور اس میں ملازم رہنا حقیقت ہے۔[45]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نرتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا علم مورد اولیاء کرام کو نہیں پہنچتا ہے جب تک کہ انہیں فقہ واصول فقہ و علم کلام کا علم نہ ہو علم

طریقیت در حقیقت علم شریعت پر موقوف ہے جب تک کہ شریعت کو خوب نہ جانے گا تب تک طریقت و حقیقت کو کہ مرتبہ میں اس سے بڑھی ہوئی ہیں۔ کیا جائے گا، جب علم شریعت جان لیا تو انبیاء علیہم السلام کی اتباع و پیروی کرنے کو علم موروث پہنچے گا۔[46]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ علم کے تین اقسام ہیں علم اقوال یہ شریعت ہے علم افعال یہ طریقت ہے۔ علم احوال یہ حقیقت ہے ۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ طریقت شریعت سے مستخرج ہے، جیسے کہ دودھ سے خاص گھی نکلتا ہے، جب تک دودھ نہ ہو گا گھی کیونکر ہو گا، شریعت میں رخصت دخیلہ رواہے اور طریقت رواا اور میں حیلہ اور رخصت روا نہیں ہے، اصحاب شریعت کو ابرار اور ارباب طریقت کو مقربین کہتے ہیں۔[47]

شیخ کامل

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے شیخ طریقت کے لئے تین چیزیں مزوری قرار دی ہیں ایک تو یہ کہ وہ تینوں علوم کا عالم ہو اعلم شریعت، علم طریقت اور علم حقیقت دوسرے یہ کہ اس کے زمانہ کے بعض علماء اس سے تعلق کریں تیسرے یہ کہ وہ (اخلاق فاضلہ کو زندہ کرے اور نفس کو مارے۔[48]

ایک مرتبہ قسم کھا کر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے زمایا کہ جاہل ہر گز شیخ نہیں ہوتا۔ مگر وہ دین کا چور اور مسلمان کا رہزن ہوتا ہے۔[49]

مرید کو پر کامنبع ہونا چاہیے کیونکہ شیخ کامل غیر مشروع کام ہر گز نہ کرے گا جس میں شریعت طریقت اور حقیقت نہ ہو وہ ہر گز مقام مشائخ کو نہ پہنچے گا۔[50] اس لئے کہ یہ مقام ارشاد کا ہے۔ جب تک خود نہ جائیں، دوسرے کو کب بتا سکیں گے، اگر کوئی صالح شخص ہو اور اس میں یہ تینوں علوم موجود نہ ہوں تو اس کو ولی نہ کہیں گے۔

صالحین کے دس شرائط

(1) روزہ رکھنا (۲) رات کو قیام کرنا (۳) موت کا یاد کرنا (۴) جنازہ کے ساتھ جانا (۵) قبرستان جانے کو لازم کرنا (۶) یتیموں کی سرپرستی کرنا (۷) بیماروں کی عیادت کرنا (۸) صدقہ دینا، سخاوت کرنا (۹) محبت اہل خیر کی (۱۰) ذکر کرنا۔ جو شیخ کہ جاہل ہو اور علم شریعت سے عاجز ہو وہ طریقت و حقیقت کو کیا جائے گا۔ ایسے شیخ سے تعلق کریں کہ علمائے زمانہ اس کے مرید و معتقد ہوں، یہ بڑا پر خطر راستہ ہے، اس میں بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ مشائخ پیغمبر کے نائب ہیں۔

تصوف کے تین مرتبے ہیں جب تک تینوں مجتمع نہ ہوں تصوف کامل نہ ہو۔

(۱) علم شریعت، علم طریقت اور علم حقیقت (۲) واسطہ (۳) موہبت من اللہ۔[51] حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔ فرماتے ہیں کہ شیخ کی شرط یہ ہے کہ تینوں علوم شریعت، طریقت اور حقیقت کا عالم ہو، تغیر الفقہ اور احادیث کا عالم ہو اس کے استاد سماع آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم تک پہنچتے ہوں۔ ہر عالم ہر عالم شیخ نہیں ہوتا شیخ وہ شخص ہے راہ ہے جو کہ سالک طریقت ہو اور اس نے راہ سلوک میں محمود و ندموم کو دیکھا ہو۔[52]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ خلوت اختیار کرنا مسنون فعل۔ ہے کیونکہ آنی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں خلوت فرمائی ہے۔ سالک اگر خلوت اختیار کرے تو اس کو شمرہ ولایت ملتا ہے۔[53]

ایک موقع پر فرمایا کہ دین ایک ہے اور ایمان ایک ہے اور پیغمبر ایک ہے تو شیخ بھی ایک ہی ہونا چاہیئے اور دوسرے مشائخ سے اعتقاد رکھے اور اپنے شیخ کو بحسن اعتقاد بہتر جانے۔[54]

جسے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ[55]

پیر را باید کہ در مرید بہ نظر شفقت بیند وبصدق دست اد گیر د تا ہر فعلے کہ از و ظاہر گردد موافق در تابع شریعت باشد.	پیر کو چاہئے کہ مرید پر شفقت کی نظر رکھے۔ اور سچائی کے ساتھ اس کی مدد کرے تا کہ جو کوئی فعل اس (مریدہ) سے صادر ہوئے وہ شریعت کے متابع اور موافق ہونا چاہیئے۔

سالک

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سالک کے متعلق فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہیئے گوشت کم کھائے۔ یعنی ہفتے میں ایک بار کھائے اور ریاضت کرنی چاہیئے ،نفس بد کو راہ پر لائے۔ ریاضت کے چند شرائط یہ ہیں، کم بات کرنا، کم کھانا، کم سونا، لوگوں سے کم لمنا، سالک کو چاہیئے کہ ایسی غذا کھائے کہ تھوڑا کھانے سے میر ہو جائے اور بار بار رفع حاجت کی ضرورت :نہ ہو اور اسی طرح کم پانی پینا چاہیے۔[56]

سالک کو چاہیئے کہ اللہ کی امانت کو نگاہ رکھے آنکھ کی امانت یہ ہے کہ صرف دیکھنے کے لائق . چیز کو دیکھے۔ ہاتھ کی امانت یہ ہے کہ صرف لینے کے لائق چیز کو لے، ناک کی امانت یہ ہے کہ صرف سونگھنے کے لائی چیز کو سونگھے من کی امانت یہ ہے کہ صرف کھانے کے لائن چیز کو کھائے اور امانت دل کی یہ ہے کہ اپنے دل میں حق تعالی کو جگہ دے اور غیر حق سے پرہیز کرے۔[57]

سالک کو واجب ہے کہ حلال کھائے اور لال پہنے کیونکہ اگر ایک دانہ حرام کا یا ایک تار حرام کا ہو گا۔ تو سلوک درست نہ ہو گا۔[58] سالک جب کھانا کھائے تو چھوٹا لقمہ اٹھائے اور جلد جلد کھائے پانی آہستہ آہستہ پیئے۔ سالک کو اول علم حاصل کرنا چاہیے۔

مشائخ حجم کا یہ طریقہ ہے کہ جس وقت کوئی طالب آتا ہے اور اگر وہ عالم ہے تو مشائخ کبار اس کو خانقاہ میں حجرہ دیتے ہیں اور شغل کی اجازت دیتے ہیں اور اگر علم نہیں رکھتا ہے تو اول ہیں کو تحصیل علم کے لئے مدرسہ میں بھیج دیتے ہیں جب وہ علم حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کو مشغول کرتے ہیں۔[59]

سالک کو راجب ہے کہ جو کچھ کرے خدا کے واسطے کرے۔ اگر کھانا کھائے تو خدا کی عبادت کی نیت کرنے، یہاں تک فرمایا کہ اگر پاخانہ میں جائے تو نیت کرے کہ جلد فارغ ہو جائے۔[60]

جس وقت سالک کا مقصد حل ہو جاتا ہے تو انوار اس کے باطن میں وارد ہوتے ہیں۔[61] سالک کو عالی ہمت ہونا چاہیئے مکاشفات کی طرف نظر نہ کرے اس کا مطلوب ومقصود تو حق تعالٰی ہو تا ہے۔[62] جب تک سالک کا دل دنیا و عقبی کی آلودگی بلکہ ماسوائے اللہ سے پاک نہ ہو گا اس وقت تک اللہ تعالٰی کی قربت حاصل نہ ہو گی اور فرمایا۔[63]

قلب المؤمن حرم الله تعالى لحرام على حرم الله تعالى ان يلج فيه غير الله	مومن کا دل تو اللہ تعالٰی کا حرم ہے اس خدا کے حرم پر حرام ہے کہ اس میں غیر خدا داخل ہو۔

اور یہ آیت شریف پڑھی۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔۔۔وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا

ایک موقع پر سلوک کے بیان میں تحریا کہ اول مبتدی سے خلوت کرائیں، سنت اور فرض کی بجاآوری کے بعد ذکر کرایا جائے یہاں تک کہ سارے ظلماتی حجاب دور ہو جائیں پھر نورانی حجاب آئے گا اس حجاب کے بعد آگے وصال ہے۔[64]

سالک کو خلوت میں کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے۔ اس سے ترقی ہوتی ہے۔[65] سالک کو اس بات پر غرور نہیں کرنا چاہیئے کہ اس کی طرف رجوع خلق زیادہ ہے مالک کے پاس جو کچھ آئے اس کو خرچ کر ڈالنا چاہیئے۔ سالک کو ہر حال میں ادب ملحوظ رکھنا چاہیئے۔[66] جب سالک بے ادبی کرتا ہے تو قبض ہو جاتا ہے، سالک کو کبھی بے وضو نہیں رہنا چاہیئے۔ سالک کو کم کھانا چاہئیے اور اکثر روزہ دار رہنا چاہیئے۔[67] مالک کو عالی ہمت ہونا چاہئیے۔ مکاشکات کی طرف نظر نہیں کرنی چاہئیے۔ اس کا مطلوب و مقصود حق تعالیٰ ہونا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی عالی ہمتوں کو درست رکھتا ہے۔

سالک کو یہ دس باتیں ضروری ہیں۔

۱۔ نفل پڑھ کر اللہ سے دوستی کرے۔

۲۔ تدبر و تفکر کرنا چاہئیے پہلے اپنے نفس کو نصیحت کرے پھر خلق کو نصیحت کرے .

۳۔ قرآن شریف کی تلاوت کثرت سے کرے۔

۴۔ قرآن کریم کے اوامر و نواہی کی رعایت کرے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبر داری کرے .

۶۔ اللہ تعالیٰ سے شرم کرے کہ وہ بندے کو ہر وقت دیکھتا ہے۔

۷۔ جو کچھ ملے اس کو خرچ کرے۔

۸۔ حصول رب کی کوشش کرے۔

۹۔ تھوڑے پر راضی رہے۔

۱۰۔ قناعت اختیار کرے۔[68]

درویش کو علم سے بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ مخدوم فرماتے ہیں۔[69]

در ریشے کہ علم ندارد باید کہ در صحبت پیر خود یا صحبت دانش مند صالح باشد تا از راہ بی راہ نشود.	جو درویش بے علم ہے اس کو چاہیئے کہ اپنے پیر کی صحبت میں یا کسی صالح دانش مان مند کی صحبت میں رہے تا کہ راہ سے لیے راہ نہ ہو۔

ایک موقع پر مخدوم نے فرمایا ہے۔[70]

از علامت قیامت آن است کہ علماء فاسق گردند و صوفیار جاہل باشند.	قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ علماء فاسق ہوں گے اور صوفی جاہل ہوں گے۔

مخدوم نے فرمایا کہ صحابہ کرام حضرت محمد ﷺ کو خلوت کی ضرورت نہ تھی. وہ تو صحبت مبارک نبوی کے ملازم د مصاحب رہے ہیں اور وہ ان لوگوں سے بہتر ہیں جو کہ خلوت اختیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ اس خطاب سے مشرف ہوئے۔

اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ، فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ وَإِنْ أَنْكَرْتُمْ وَخَالَفْتُمْ ضَلَلْتُمْ	میرے اصحاب مثل ستاؤں کے ہیں تم نے ان میں سے جس کسی کا اقتدار کیا راد پالی اور اگر انکار کر دگے اور انکی مخالفت اختیار کروگے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

صحابہ کی ستاروں کی طرف نسبت کی گئی اس لئے کہ قافلہ شب کے چلنے والے ستائیں سے راہ کی سمت پاتے ہیں اور دریا میں بادبان باند ھتے ہیں۔ اسی طرح امت کے لوگ دنیا کی تاریکی میں جو رات کے مشابہ ہے. عاجز رہتے ہیں۔ اگر ان دین کے ستاروں سے راستہ لیں گے تو کبھی بے راہ نہ ہوں گے۔[71]

سلوک

بعض لوگ جب سلوک میں پہنچتے ہیں تو سن و فرائض کے ساتھ کفایت کرتے ہیں اور نوافل و مستحبات کا ترک اختیار کرتے ہیں، یہ نقصان ہے کمال یہ ہے کہ جتنی قربت زیادہ ہو اتنی ہی اطاعت وعبادت بھی زیادہ ہونی چاہیئے۔[72]

سالک کو چاہیئے کہ کتاب و سنت پر عمل کرے اور ادب کی محافظت کر نگاہ رکھے کیونکہ بے ادب کسی مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ کسی شہر میں ایک درویش بہت مشہور تھا، شیخ بایزید بسطامی اپنے دوستوں کے ہمراہ اس کی ملاقات کو گئے وہ درویش کسی غرض سے گھر سے باہر گیا۔ اس نے کہ مکرمہ کی جانب بھوک دیا۔ امام بسطامی اسی وقت مع دوستوں کے واپس ہو گئے اور اس سے ملاقات نہ کی، دوستوں نے پوچھا کہ آپ نے اس کی زیارت کا قصد فرمایا اور اس سے ملاقات نہ کی جواب دیا کہ میں نے اس سے سنت کی مخالفت دیکھیں۔ پوچھا کہ وہ کیا مخالفت تھی؟ فرمایا کہ اس نے کعبہ کی طرف تھوکا اگر وہ ولی ہوتا تو ہر گزہ سنت کی مخالفت نہ کرتا۔ آدمی ولی نہیں ہوتا ہے جب تک کہ گفتار کردار اور رفتاریں اپنے نبی کا پیرو نہ ہو۔[73]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں۔[74]

علم وطاعتہ امروز از معاصی ترا باز ندارد و در طاعت وعبادت و در مجاہدہ و در خیرات نیاورد، موافق شرع نزاکار نفرماید یقین و تحقیق بداں کہ این چنیں علمے وطاعتے وعبادتے ترا ہیچ از عذاب فردائے قیامت باز ندارد	جو علم یا طاعت آج تجھے گناہوں سے باز نہیں رکھتی اور طاعت، عبادت، مجاہدہ اور نیکیاں شرع کے موافق نہیں ہیں تو یقین رکھ کہ ایسا علم اور ایسی طاعت تجھے کل قیامت کے روز عذاب سے باز نہ رکھ سکیں گے

ایک موقع پر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا۔[75]

باید کہ پیوستہ از صحبت موک راغنیار اجتناب نماید تا ثمرہ سالکان از خدائے عزوجل یابد ہر عالم دور یشے کہ محبت بہ نفس وھوا باشد او از جملہ معانی حقائق محجوب ماند.	سالک کو چاہیئے کہ ہمیشہ لوک راغنیار سے دور رہے تاکہ خدائے تعالیٰ سے اسے سالکوں کا پھل لے۔ جو عالم اور درویش نفس و خواہشات میں مبتلا ہوتا ہے تو حقیقت کے رموز و اسرار سے وہ دور رہتا ہے۔

سالک کو چار چیزوں کے بغیر معرفت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے مقرر نامہ میں تحریر ہے۔[76]

اول آنکہ در دریغ نگوید دوم غیبت نگوید در ملاء و خلاء سویم ہر مخلوقی را نیازارد چھارم در ھمہ چیز باامین گردد .	اول جھوٹ نہ بولے دوسرے غیبت ظاہری پوشیدہ طور سے نہ کرے تیسرے مخلوق کو آزار نہ پہنچائے چوتھے ہر محاطہ میں امانت کو نگاہ رکھے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ سلوک کی چار منزلیں ہیں، پہلی منزل ناسوت ہے دوسری منزل ملکوت ہے، تیسری منزل جبروت ہے اور چوتھی

منزل لاہوت ہے۔ناسوت حیوانات کا عالم ہے، ملکوت فرشتوں کا عالم ہے جبروت روح کا عالم ہے، لاہوت بے نشان عالم یعنی لامکان ہے۔[77] ہے ناموت نفس کی صفت ہے اور ذمیمہ ہے جس وقت یہ صفت محو ہو جاتی ہے تومالک ملکوت کی منزل میں پہنچتا ہے جب سالک اس عالم سے گزر جاتا ہے تو عالم جبروت میں پہنچتا ہے اور یہ خاص روح کی صفت ہے اور ذات الہی سے قریب ہے۔ آخری منزل لاہوت ہے۔[78]

صفات مرید

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت زات ہیں کہ طلب کو چاہیے ایک شیخ کا مرید و در اصلاح نہ ہو گی۔[79]

خرقہ تصوف خرقۂ صحبت ہے اور اس کو فرقہ ارادت بھی کہتے ہیں۔ سارے صحابہ کرام نے صحبت کا خرقہ پہنا ہے اور وہ خرقہ ارادت ہے۔ ارادت طلب خدا کو کہتے ہیں اور شیخ کی سب سے کم صحبت ایک چلہ ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ پہلے زمانے کے مشائخ کے انٹی یا سو مرید ہوتے تھے اب ہزار ہوتے ہیں اور صحبت ایک بھی نہیں کرتا ہے، اس مرید کو شیخ کی صحبت میں کچھ دنوں رہنا چاہیئے۔[80] مرید شیخ کے انعال کی پیروی کرے اگر یہ دولت میسر نہ آوے تو جو اوراد کہ پیر سے مروی ہیں ان ہی پر عمل کرے اگر چہ دہ تھوڑا ہو خود کوئی چیز اختیار نہ کرے۔[81] مرید کو چاہیئے کہ ایسا پیر طلب کرے جو کچتہ مشفق کار دیدہ اور آنسات راہ کا پہچا تا ہوا ہو اور اس کی صحبت میں رہے مرید کے لئے شیخ مثل بدرقہ کے ہے کہ رہبری کرتا ہے اور مرید کو شیخ کی صحبت میں رہنا چاہیئے۔ شیخ سے کامل ارادت ہونی چاہیئے، اور ارادت طریقت میں ایسی ہی ہے جیسے عبادت میں نیت ہوتی ہے۔[82] طالب کو عالی ہمت ہونا چاہیے، مرید کو شیخ کی پیروی کرنی واجب ہے۔[83] طالب کو شریعت کا پورا پورا اتباع کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اس کو طریقت کا راستہ ملے گا اور جب طریقت سے عہدہ برآ ہو جائے گا تو حقیقت کی منزل کو پہنچے گا۔[84] طالب کو غرور نہیں کرنا چاہیے۔[85] طالب ہمیشہ گناہوں سے احتراز کرے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ مرید مصاحب کو کہتے ہیں، اگر شیخ کی مصاحبت کا موقع نہ ملا ہو تو اس کو متعلق کہتے ہیں۔[86]

سرزمین ہند پاکستان

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے ایک درس کے دوران گفتگو میں فرمایا کہ کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بعد (ہند پاکستان کی زمین عظمت والی ہے جیسا کہ کتاب[87] میں ہے۔[88]

اول ارض مسها تدم النبي آدم | هي الهند وادرات الخضر عليه السلام في الهند كثير وكثير الأبدال في الهند والحجر الاسود مجازى الهند وهو افضل اركان الكعبه.	پہلے جس زمین نے حضرت آدم علیہ السلام کا ترم چھوا رہ یہی ہند پاکستان کی زمین تقسی اور خضر علیہ السلام کو ہند پاکستان میں بہت پاتے ہیں اور ہند پاکستان میں ابدال زیادہ آئے ہیں اور حجر اسود مقابل ہند پاکستان کے ہے جو ارکان کعبہ میں سب سے افضل ہے۔

دہلی کے قیام کے زمانہ میں ایک مرتبہ شیخ الاسلام سے بھی اسی گفتگو کو دہرایا تو انہوں نے کہا کہ آپ ہندستان (ہند پاکستان کو کیوں فضیلت دیتے ہیں، آپ اور میں تو یہاں کے نہیں ہیں مخدوم نے فرمایا کہ میں نے حجاز د عرب میں ایسا ہی سنا ہے میں اپنی طرف سے نہیں کہتا ہوں۔[89]

عمل کے بغیر نسب بیکار

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت مسلم معاشرہ کی استواری در یک جہتی کا بڑا خیال رکھتے تھے نسل و نسب کے ظاہری ڈھول کو مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ ہر وقت ان

کے سامنے نہ آئی حکم ان اکرمکم عند اللہ القاکم رہتا تھا۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے اپنے ملفوظات قرآنی میں اکثر جگہ واضح طور سے لکھا ہے کہ بنی عمل کے نسب بیکار ہے اور نسب پر اترانا نہیں چاہیئے۔

ایک روز حضرت مخدوم جہانیاں کی خدمت میں ان کے پوتے حامد بن محمود قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور قصہ نوح علیہ السلام کی آیت کا سبق تھا حضرت نے اس آیت کے معنی اور تفسیر بیان فرمائی کہ کس طرح نوح علیہ السلام کا سرکش بیٹا کنعان غرق ہوا اور اس کو اس کے نسب نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ	جس وقت صور پھونکا جائے تو نسب بریکار

پھر ارشاد فرمایا۔

مَنْ أَخَّرَتْهُ أَعْمَالُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ	جس کو اس کے عمل نے پیچھے ڈال دیا تو نسب اس کا رہائی نہ دے گا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ آل اصل میں اہل تھا تصغیر اس کی اہیل آتی ہے یہ اس کی اصل پر دلیل ہے۔[90]

ایک مرتبہ عوارف المعارف کے سبق کے دوران میں یہ حدیث آئی۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ	حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کتاب اور اپنی سنت چھوڑی ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ کتاب سے قرآن کریم مراد ہے اور کثرت سے سنت (احادیث) مراد ہے اور احادیث اس لئے کہ کتاب اللہ کے بعد احادیث کا درجہ ہے بعبد الرحمن ظفار کی اور خواجہ محمد ظفاری نے عرض کیا کہ والعترۃ الاولاد؛ کہ عترت کے معنی تو اولاد کے ہیں۔ مخدوم نے فرمایا کہ میں نے اپنے مشائخ سے اسی طرح سنا ہے۔[91]

ایک روز ایک شخص حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں آیا اور کپڑا طلب کیا اس وقت کپڑا موجود نہ تھا۔ انہوں نے لحان منگوایا اور اسے ادھیڑ کر کپڑا اس شخص کر دے دیا اور کہا کہ روئی بیچ کر خانقاہ کے خرچ میں ل کر لی جائے، جس پر خادم نے کہا کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کو کس قدر شفقت ہے۔ اور یہ آیت پڑھی وما ارسلنک الا رحمۃ الا العالمین - حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نماز نفل شروع کر چکے تھے، نماز توڑ دی اور فرمایا کہ یہ آیت خاص رسول اللہ ﷺ کے حق میں ہے، ان ہی کو خطاب ہے آپ کی اولاد اس میں داخل نہیں ہے، اللہ ات نے نے وما ارسلنک و اولادت نہیں فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ ایک دن حسن بصری، زین العابدین بن حسین کے پاس گئے۔ حضرت زین العابدین خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے گریہ جہاری تھا۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش ہیں آئے تو حسن بھر کی کے عرض کیا کہ رسول اللہ کے فرزند آپ کیوں رہتے ہیں آپ کے اور آپ کے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آپ کے والد حسین بن علی نہیں۔ زین العابدین نے جواب دیا کہ اے حسن کیا تو قرآن کو بھول گیا اور یہ آیت پڑھی نان انفخ في الصور فلا النساب بینھم حسن بصری خاموش ہو گئے، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ میں زین العابدین کی متابعت کرنی چاہیے۔[92]

فضیلت صحابہ

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت صحابہ کرام کی محبت سے سرشار تھے۔ صحابہ کرام کے تواتر و تعامل پر خاص نظر رکھتے تھے، تراویح میں قرآن کریم رمضان کی ستائیسویں شب کو ختم کرتے تھے کیونکہ صحابہ کرام کا معمول تھا۔[93] مخدوم کا ارشاد ہے کہ صحابہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ ہیں اس لئے ہمیں ان کی اتباع کرنی چاہیئے۔[94]

خزانہ جلالی کا چودھواں باب فضیلت صحابہ اور اہل بیت میں مسلم بند کیا گیا ہے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ عشرہ مبشرہ اہل جنت سے ہیں۔

انہوں نے درخت کے نیچے آنحضرت W سے بیعت کی تھی اور آنحضرت نے ان کو جنت کی بشارت دی اور وہ یہ ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ	حضرت عمر فاروقؓ
حضرت عثمان غنیؓ	حضرت علی مرتضیٰؓ
حضرت طلحہؓ	حضرت زبیرؓ
حضرت سعدؓ	حضرت سعیدؓ
حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ	حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔[95]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کراتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد بہترین انسان حضرت ابو بکر صدیق نہ ہیں پھر حضرت عمر فارق، پھر حضرت عثمان غنیؓ اور پھر حضرت علی مرتضیٰؓ۔ صحابہ کرام کا ذکر عیب وطعن سے نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کو بھلائی سے یاد کرنا چاہیے۔[96]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی سے بیزاری کا اظہار نہیں کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ، فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ وَإِنْ أَنْكَرْتُمْ وَخَالَفْتُمْ ضَلَلْتُمْ	میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں تم نے ان میں سے جس کسی کا اقتدار کی راہ پائی اور اگر انکار کرنے کے اور انکی مخالفت کروگے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

احادیث میں صحابہ کرام کے بہت فضائل ہیں اور ہم سارے اصحاب کو درست رکھتے ہیں۔ ہم کسی صحابی سے بیزار نہیں ہیں اور ان کی متابعت وپیروی کرتے ہیں۔[97]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے عقائد نسفی کے سبق کے دوران میں فرمایا کہ "صدیق "نعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اور اس کے اشتقاق کی دو وجوہ بیان کی گئی ہیں، پہلی یہ کہ خدا کی یاد کثرت محبت وصدق سے کی جائے اور دوسری وجہ کثرت تصدیق بیان کی جاتی ہے، اس کے بعد فرمایا کہ میر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں یہ دونوں وجہیں موجود تھیں کثرت محبت بھی تھی اور کثرت تصدیق بھی حضرت ابو بکر جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے تھے اس کا انکار نہ کرتے تھے۔

دہلی کے قیام کے دوران شیخ الاسلام نے حضرت مخدوم جہانیاں سے دریافت کیا کہ وہ چار عورتیں جو ساری عورتوں سے بہتر ہیں کونسی ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔

۱۔ حضرت حوا

۲۔حضرت مریم

۳- حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ

۴۔ حضرت فاطمہ

شیخ الاسلام نے قصیدہ لامیہ کا یہ شعر پڑھا۔[98]

وللصديقة الرجحان فاسمع　　　على الزهراء في بعض الخصال

اور پوچھا کہ حضرت عائشہ کو حضرت فاطمہ پر کیوں فضیلت ہے تو مخدوم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کو حضرت فاطمہ پر علم واجتہاد کی بنا پر فضیلت ہے، حضرت عائشہ نے چند مسائل میں اجتہاد فرمایا ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے منسوب سفر نامے میں ایک واقعہ درج ہے کہ حضرت کسی شہر میں تشریف لے گئے اور وہاں کے باشندوں نے حضرت امیر معاویہؓ کو گالیاں دیں تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے ان کو قائل کر دیا اور وہ سب تائب ہو کر حضرت کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ مخدوم فرماتے ہیں۔[99]

> "میں نے کہا کہ یہ مناسب نہیں ہے، حضرت امیر معادیہ بھی اصحاب کرام میں سے ہیں یہ سن کر وہ مجھ سے جھگڑ پڑے اور جنگ وجدال کی نوبت آگئی۔ بری بھلی باتیں انہوں نے کہنی شروع کیں، آخر کار میں ہی جیتا، ان میں سے ایک شخص فاضل، عالم، منصف اور حاکم تھا۔ اس نے میری اور ان کی گفتگو میں تمیز کر کے انہیں الزام دیا اور جھوٹا قرار دیا اس کے بعد سب لوگ تائب ہوئے۔ قرآن شریف یا حدیث میں کہیں اس بات کا حکم نہیں آیا ہے کہ کسی صحابی پر لعنت وملامت کرو۔"

پس جو شخص اللہ کے حکم کے خلاف کرے اور نامناسب باتیں کہے وہ بڑا گنہگار ہے میں نے کہا کہ توبہ کرو اگر نہیں کر سکتے ہو تو یزید اور دوسروں پر لعنت نہ کرو جب انہوں نے یہ بات سنی اور سچی توبہ کی اور اہل سنت وجماعت کا مذہب اختیار کیا اور اس دعا گو کے خاندان کے محب بن گئے اور رانی گروہ سے بالکل تائب ہوئے۔

ارشادات حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت

- مصیبت پر نوحہ وزیاد کرنا درست نہیں۔[100] (ص:۳۴۵)
- خدا کے سوا کسی دوسرے سے حاجت طلب نہیں کرنی چاہیئے (ص:۴۵۹)
- بحق (فلاں) کہنا بر طریق کرم ہے نہ بر طریق وجوب اور عوام کے لئے کبق کہنا منع ہے (ص:۳۸۱)
- نماز جنازہ غائبانہ مذہب حنفی میں درست نہیں ہے (ص:۳۸۲)
- اعتکاف تزکیہ نفس کے واسطے ہوتا ہے (ص:۳۸۳)
- صدیق صیغہ مبالغہ ہے اور اس کی دو وجہ اشتقاق ہیں۔

(ا) هوذكرالمحبة (ب) هوكثرة التصديق

اور فرمایا کہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیقؓ میں دونوں چیزیں موجود تھیں۔ بکثرت کہ محبت بھی تھی اور کثرت تصدیق بھی (ص:۴۱۸)

- دم مہر کو نیچے نہ رکھنا چاہیئے کہ ممنوع ہے کیونکہ اس میں حروف کے نقش ہوتے ہیں۔ (ص:۴۰۴)
- رمضان میں ایک زائر کھول لایا تمام حاضرین کو سونگھنے کا حکم دیا کہ مخالفت روافض ہو کیونکہ دہ پھول کا سونگھنا نقض صوم جانتے ہیں۔ (ص:۴۲۱)
- صبح میں سونا مکروہ ہے، اس سے تین چیزیں تنگی عیش کوتاہی عمر اور قلت معاش پیدا ہوتی ہیں (ص:۱۸۲)
- تقویٰ کے تین اقسام ہیں۔

  ۱۔ تقوسی عام کہ کفر گناہ اور بدعت سے بچنا چاہیئے۔

  ۲۔ تقوئی خاص کر لایعنی باتوں سے پرہیز کیا جائے۔

  ۳۔ تقوی خاص الخاص کہ ماسوائے اللہ سے پرہیز کیا جائے (ص:۱۹۹)

- ہاتھوں کا چومنا اگر علم کے واسطے ہو تو مکروہ ہے اور اسلام کی تعظیم کے لئے ہو تو درست ہے (ص:۲۸۵)
- فانکحوا ماطاب کی تفسیر کے بیان میں روافض کا رد کیا اور فرمایا کہ صحیح مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے کہ چار عورتیں مراد ہیں (ص:۳۴۴)

- جب سالک میں بے ادبی آجاتی ہے تو وہ مجرب ہو جاتا ہے (ص:۳۷۲)
- قیامت کے دن نسب نفع نہ دیں گے اس دن اعمال کام آئیں گے اور فرمایا کہ سیدوں کو سیادت نفع نہ دے گی جب تک کہ عملی صالح نہ ہو (ص۳۲۷)
- نسب پر تجزیہ کرنا چاہیئے اور عمل کی کوشش کرنی چاہیئے، قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو نسب منقطع ہو جائیں گے (ص:۶۸۸)
- انسان کو چاہیئے کہ کسی کوشش کرے صرف نسب پر کفایت نہ کرے اور دین کے کام میں نازنہ کرے (ص:۳۳۸)
- غلام کے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہیے اور اس کو دہی کھلائے جو خود کھائے (ص:۵۷)
- فضائل صحابہ میں سندیا ہے کہ ان کے فضائل میں حدیثیں بہت ہیں، ہم سارے صحابہ کو درست رکھتے ہیں اور کسی ایک صحابی سے بیزار نہیں ہیں اور ہم ان کی اقتدار کرتے ہیں اور رافضی صحابہ کو دشمن رکھتے ہیں (ص:۶۴،۶۳)
- قریشی صحیح اںہ لفظ نہیں ہے صحیح لفظ قرشی ہے، قریش ایک د، دریائی مچھلی کا نام ہے جو غلیظ ترین مچھلی ہے اور عرب والے جب کسی کو گالی دیتے ہیں تو تت پیشی کہتے ہیں اور جب قبیلہ قریش کی طرف نسبت کرتے ہیں تو قرشی کہتے ہیں (ص:۲۰۸)
- جس شخص میں بزرگی دکمال ہوتا ہے وہ تواضع اور انکسار اختیار کرتا ہے اور جو اس سے عاری ہوتا ہے وہ کبر و عجب اختیار کرتا ہے (ص:۵۱۰)
- عالم کو عامل ہونا چاہیے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے تو مسخرہ ہے (ص:۴۲۷)
- جس دان سہ نافرمانی نہ کی جائے وہ دن عید ہے (ص:۲۳۴)
- انسان جو کام کرے خدا کی دوستی کے لئے کرے (ص۴۳۸)
- بغیر علم کے خلوت اختیار نہیں کرنی چاہیے (ص:۴۴۷)
- تین آدمیوں سے ڈرنا چاہیئے

ا۔ جاہل پیر ۲۔ جابر حاکم ۳۔ دنیادار عالم

- سویم کے روز میت کی قبر کے پاس شربت و برگ دمیدہ لے جاتے ہیں، سپارہ خوانی کرتے ہیں یہ سب کروہ ہے بلکہ اور چیزیں بھی کرتے ہیں لیکن اگر ایک لاکھ بار کہ پڑھ کر ثواب بخشیں تو میت کی مغفرت کا سبب ہوئے (ص:۷۶۳،۷۶۲)
- خط کا جواب دینا سلام کے جواب کی طرح ضروری ہے (ص:۴۹۱)
- نفس عارضی حظ اور لذت کو چاہتا ہے (ص:۴۹۳)
- بعض اولیاء اللہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہیں (ص:۵۰۵،۵۳۴)
- جو بزرگ اور صاحب کمال ہے اسے تواضع اختیار کرنی چاہیئے (ص:۵۱۰)
- جس کو اجتہاد کا درجہ حاصل ہے اس کو قرآن کریم کی تفسیر کرنی چاہیئے (ص:۵۴۱)
- عالم وہ ہے جو عامل ہے ورنہ پھر وہ جاہل ہے۔
- دلی کی پہچان یہ ہے کہ وہ گفتار و کردار ورفتار میں پیغمبر ﷺ کا پیر ہو۔
- قیامت کے دن فرزندوں کو ماؤں کی طرف نسبت کریں گے اس میں دو قول ہیں۔

(ا) حضرت عیسی علیہ السلام کی وجہ سے (۲) ولد الزنا کے راز افشانہ ہونے کی وجہ سے

- جس وقت طالب کمال کو پہنچتا ہے تو سوائے خدا کے اور کوئی دل میں نہیں کہتا ہے (ص:۶۷۱)

- دعائیں قضائے مبرم کو بدل دیتی ہیں (ص:۶۲۴)
- سالک کے راستے ذخیرہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (ص:۶۳۵)
- مالک بے ادبی کرتا ہے تو قبض ہو جاتا ہے قبولیت عمل کے لئے تقویٰ شرط ہے (ص:۶۷۱)
- وضو فصل ہے اور نماز وصل ہے (ص:۶۹۲)
- ادب ظاہر ادب باطن کی علامت ہے (ص:۶۱۲)
- محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے محاسبہ کیا جائے (نمبر ۹)[101]

خلاصہ

یہ تحقیق دورِ جاہلیت میں قبیلہ ثقیف کے نمایاں افراد اور ان کے معاشرتی، سیاسی، معاشی، اور ثقافتی کردار کا جامع جائزہ پیش کرتی ہے۔ قبیلہ ثقیف کا مرکز طائف تھا، جو اپنی زرخیز زمین، خوشحالی، اور جغرافیائی اہمیت کی بدولت ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ ثقفی سردار اپنی حکمت، بہادری اور مہمان نوازی کے باعث عرب معاشرے میں نمایاں مقام رکھتے تھے اور قبائلی سیاست میں کلیدی کردار ادا کرتے تھے۔ ثقفی اعیان نے عرب قبائل کے درمیان تنازعات کو حل کرنے، تجارتی تعلقات کو فروغ دینے اور سفارت کاری میں مؤثر کردار ادا کیا۔ ان میں دانشور، شاعر، طبیب، تجار، ماہر منجم اور سپہ سالار شامل تھے جنہوں نے اپنی قابلیت اور مہارت سے معاشرتی ترقی میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

ان اہم ثقفی شخصیات میں شامل ہیں: امیہ بن ابی الصلت جو ایک مشہور شاعر، تاجر اور عالم تھے؛ وہ نبوت کی امید رکھتے تھے مگر اسلام قبول نہ کر سکے۔ عروہ بن مسعود ثقفی ایک زیرک اور صلح جو سردار تھے جنہوں نے قبائلی جھگڑوں کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ غیلان بن سلمہ اور مغیرہ بن شعبہ اپنی حکمت عملی اور معاملہ فہمی کے لیے مشہور تھے، جبکہ حارث بن کلدہ عرب کے معروف طبیب تھے جنہوں نے فارس اور دیگر ممالک سے طب کا علم حاصل کر کے شہرت پائی۔ ابو محجن ثقفی کی شاعری اور بہادری ان کی بے خوف طبیعت کی عکاس تھی۔ عمرو بن امیہ ثقفی اور عبد یالیل علم نجوم کے ماہر تھے۔

اس قبیلے نے اپنی تاریخ میں علم و فہم اور ضد جیسے متضاد رویے اپنائے۔ اسلام کے آغاز میں اس خاندان نے نے مزاحمت کا مظاہرہ کیا، تاہم نبی کریم ﷺ کی حکمت عملی، اخلاق اور صبر نے بالآخر انہیں اسلام قبول کرنے پر مائل کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس قبیلہ کی صلاحیتوں نے اسلامی معاشرے کی مضبوط بنیادوں میں کلیدی کردار ادا کیا۔

یہ مقالہ اس بات پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ قبیلہ ثقیف نے طائف کے اقتصادی اور ثقافتی فروغ میں کیسے کردار ادا کیا اور اسلام کے ابتدائی دور میں ان کے رویوں میں تبدیلیوں نے کس طرح اسلامی معاشرت کی تشکیل میں مدد فراہم کی۔ ان کی روایات، قبائلی اتحاد اور اسلام کے ساتھ ان کے تعلق کو تاریخی تناظر میں بیان کرتے ہوئے یہ تحقیق عرب کی قدیم سماجی و سیاسی ڈھانچے کو سمجھنے میں مددگار ہے۔

تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ دورِ جاہلیت میں ثقفی اعیان نے عرب معاشرت کے سیاسی، سماجی اور ثقافتی پہلوؤں پر گہرا اثر ڈالا۔ ان کی بہادری، سفارتی مہارت اور علمی خدمات نے انہیں تاریخ میں منفرد مقام عطا کیا۔ یہ روایات اسلامی عہد میں بھی کئی حوالوں سے نمایاں رہیں، جس سے اس قبیلے کا اثرورسوخ مزید مستحکم ہوا۔

REFERENCES

[1]Al-Durr al-Manzoom, p. 539
[2]Al-Durr al-Manzoom, p. 293
[3]Al-Durr al-Manzoom, pp. 434-435
[4]Al-Durr al-Manzoom, pp. 437-438
[5]Al-Durr al-Manzoom, pp. 521-522
[6]Al-Durr al-Manzoom, p. 646
[7]Al-Durr al-Manzoom, p. 305-306
[8]Al-Durr al-Manzoom, p. 691
[9]Al-Durr al-Manzoom, p. 843
[10]Al-Durr al-Manzoom, p. 542
[11]Al-Durr al-Manzoom, p. 658
[12]Al-Durr al-Manzoom, p. 761
[13]Al-Durr al-Manzoom, p. 315
[14]Al-Durr al-Manzoom, p. 645
[15]Al-Durr al-Manzoom, p. 267
[16]Al-Durr al-Manzoom, pp. 39, 68
[17]Al-Durr al-Manzoom, p. 645
[18]Al-Durr al-Manzoom, p. 657
[19]Al-Durr al-Manzoom, p. 781
[20]Bazm-e-Sufiya, p. 406
[21]Al-Durr al-Manzoom, p. 670
[22]Al-Durr al-Manzoom, p. 400
[23]Al-Durr al-Manzoom, p. 30
[24]Al-Durr al-Manzoom, pp. 30-31
[25]Al-Durr al-Manzoom, p. 290
[26]Al-Durr al-Manzoom, p. 547
[27]Al-Durr al-Manzoom, p. 659
[28]Al-Durr al-Manzoom, p. 668
[29]Al-Durr al-Manzoom, p. 680
[30]Al-Durr al-Manzoom, pp. 447-448
[31]Al-Durr al-Manzoom, pp. 662-663
[32]Al-Durr al-Manzoom, pp. 439-440
[33]Al-Durr al-Manzoom, pp. 447-448
[34]Al-Durr al-Manzoom, p. 453
[35]Al-Durr al-Manzoom, p. 472
[36]Al-Durr al-Manzoom, p. 505
[37]Al-Durr al-Manzoom, p. 521
[38]Al-Durr al-Manzoom, p. 535
[39]Muqarrar Nama [Manuscript]. Tajuddin Ahmad ibn Mu'in Siyahposh. (Subhan Allah Collection, Muslim University Library, Aligarh), No. 16
[40]Al-Durr al-Manzoom, p. 798
[41]Al-Durr al-Manzoom, p. 40
[42]Al-Durr al-Manzoom, p. 276
[43]Al-Durr al-Manzoom, p. 162
[44]Al-Durr al-Manzoom, p. 295
[45]Al-Durr al-Manzoom, p. 412
[46]Al-Durr al-Manzoom, p. 568
[47]Al-Durr al-Manzoom, p. 662
[48]Al-Durr al-Manzoom, p. 311
[49]Al-Durr al-Manzoom, pp. 240, 320
[50]Al-Durr al-Manzoom, p. 257
[51]Al-Durr al-Manzoom, p. 424
[52]Al-Durr al-Manzoom, p. 703
[53]Al-Durr al-Manzoom, pp. 574, 689
[54]Al-Durr al-Manzoom, p. 575
[55]Muqarrar Nama [Manuscript], No. 27
[56] Al-Durr al-Manzoom, pp. 518-519
[57]Al-Durr al-Manzoom, p. 520
[58]Al-Durr al-Manzoom, p. 826
[59]Al-Durr al-Manzoom, p. 541
[60]Al-Durr al-Manzoom, p. 740
[61]Al-Durr al-Manzoom, p. 826
[62]Al-Durr al-Manzoom, p. 66
[63]Al-Durr al-Manzoom, p. 496
[64]Al-Durr al-Manzoom, p. 591
[65]Al-Durr al-Manzoom, p. 598
[66]Al-Durr al-Manzoom, pp. 617-619
[67]Al-Durr al-Manzoom, p. 665
[68]Al-Durr al-Manzoom, p. 660
[69]Khazana Jalali [Manuscript], p. 20
[70]Khazana Jalali [Manuscript], p. 34
[71]Al-Durr al-Manzoom, p. 594
[72]Al-Durr al-Manzoom, p. 595
[73]Al-Durr al-Manzoom, p. 596
[74]Khazana Jalali [Manuscript], p. 11
[75]Muqarrar Nama [Manuscript], pp. 16-18
[76]Muqarrar Nama [Manuscript], p. 21
[77]Al-Durr al-Manzoom, p. 286
[78]Al-Durr al-Manzoom, p. 187
[79]Al-Durr al-Manzoom, p. 285
[80]Al-Durr al-Manzoom, p. 328
[81]Al-Durr al-Manzoom, p. 415
[82]Al-Durr al-Manzoom, p. 270
[83]Al-Durr al-Manzoom, p. 94
[84]Al-Durr al-Manzoom, p. 270
[85]Al-Durr al-Manzoom, p. 94
[86]Al-Durr al-Manzoom, p. 705
[87]Book name not mentioned in Malfuzat
[88]Al-Durr al-Manzoom, p. 9
[89]Al-Durr al-Manzoom, p. 846
[90]Al-Durr al-Manzoom, pp. 494-495
[91]Al-Durr al-Manzoom, p. 525
[92]Al-Durr al-Manzoom, pp. 687-688
[93]Al-Durr al-Manzoom, p. 278
[94]Al-Durr al-Manzoom, p. 283
[95]Al-Durr al-Manzoom, p. 283
[96]Al-Durr al-Manzoom, p. 220
[97]Al-Durr al-Manzoom, pp. 63-64
[98]Al-Durr al-Manzoom, p. 844
[99]Malfuzat-e-Makhdoom Jahaniyan Jahangasht (Lahore Edition)
[100]All references are from Al-Durr al-Manzoom
[101]Last five sayings are from Muqarrar Nama with serial numbers